# ایک فکر انگیز تقریب کا آنکھوں دیکھا حال

عبداللہ ساجد، ملتان (روزنامہ "اوصاف" ۱۰ر جون ۲۰۱۰ء بروز جمعرات)

یہ بات مسلم ہے کہ حق وباطل کا معرکہ روز اول سے ہے اور روز آخر تک رہے گا ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل حق کی ایک جماعت رہی ہے۔ جو باطل کا ہر میدان میں دلائل و براہین کے ساتھ مقابلہ کرتی ہے اور دین الٰہی کی صحیح تعبیر و تشریح کر کے امت کی رہنمائی کرتی ہے۔ اہل باطل کی سرپرستی شیطان اور اہل حق کو تقویت پہنچانے اور مدد کرنے والے رحمٰن ہیں۔ اہل حق نے ہر دور میں حق کی اشاعت کے لیے مختلف شعبوں میں محنت کی چاہے وہ شعبہ جہاد کا ہو یا دعوت تبلیغ کا ہو یا تصنیف و تالیف یا خطابت کا ہو یہ تمام ایسے شعبے ہیں جو اسلام کی اشاعت کا ذریعہ ہیں ان تمام شعبوں کا مرکز و منبع دینی مدارس اور درسگاہیں ہیں جب بھی دشمنان اسلام نے سر اٹھایا تو اس کی سرکوبی انہی مدارس کے تعلیم یافتہ افراد نے ہی کی مغرب کی دینی مدارس اور اسلام سے دشمنی انتہائی دیرینہ ہے لیکن اس میں شدت نائن الیون کے بعد آئی اس وقت سے لے کر اب تک مغرب اپنی پوری قوت اور پالیسیاں اسلام دشمنی میں صرف کر رہا ہے اہل مغرب بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کے لیے جو بھی تحریک، تنظیم یا طاقت سامنے آئی وہ دینی مدارس ہی کی پیداوار تھی۔ انہیں مدارس سے پڑھنے والوں نے کل روس کو ناکوں چنے چبوائے تھے تو آج امریکہ کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے اس لئے امریکہ نے خاص طور پر دینی مدارس کو ہی اپنا ٹارگٹ بناتے ہوئے ان کے ڈانڈے دہشت گردی اور شدت پسندی کے ساتھ جوڑے، عوام میں مدارس کی اہمیت کم کرنے کے لئے فرقہ واریت، انتہاء پسندی ترقی کی راہ میں رکاوٹ اور قدامت پسندی جیسے بے بنیاد الزامات اہل مدارس پر لگائے اور کوئی موقع بھی ایسا ہاتھ سے نہ جانے دیا جس سے کسی نہ کسی طرح مدارس کو بدنام اور مطعون کیا جاتا ہو اس صورت حال کو دیکھ کر اہل حق نے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے دینی مدارس، اسلام اور علماء کے خلاف پروپیگنڈہ اور سازشوں کا جو ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے ان سے عوام کو آگاہ کرنے اور ان کی صحیح نہج پر رہنمائی کرنے کیلئے مختلف موقعوں پر کانفرنسیں، سیمینارز اور کنونشنز منعقد کروائے اسی سلسلہ کی ایک کڑی وہ پروگرام تھا جو وطن عزیز کے معروف دینی ادارہ جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان میں بتاریخ 27 مئی بروز جمعرات منعقد ہوا۔ جس میں مہمان خصوصی معروف مذہبی سکالر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب تھے۔

حضرت قاری صاحب نے نماز مغرب جامعہ میں ہی ادا کی۔ نماز سے فراغت کے بعد جامعہ کے دارالحدیث میں شرکاء دورۂ حدیث سے تقریباً آدھ گھنٹہ کی دلچسپ مجلس ہوئی جس میں انہوں نے کہا کہ جب آپ لوگ میدان میں نکلیں گے تو آپ کو مختلف طوفانوں اور فتنوں کا سامنا ہوگا۔ ان کا مقابلہ کرنے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف، تواضع، انکساری، زہد و تقویٰ، نفس کے ساتھ مجاہدہ اپنے اکابر کے ساتھ مشاورت اور ان پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی کو آگے بڑھائیں۔ دارالحدیث میں حضرت کے علاوہ مولانا محمد ارشاد صاحب، قاری محمد ادریس ہوشیار پوری اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کے صاحبزادہ بھائی اسعد محمود صاحب موجود تھے۔ دارالحدیث سے فراغت کے بعد تمام علماء کرام سٹیج پر تشریف لے گئے جہاں ان کے سامنے جامعہ کے طلباء نے عربی اور انگلش میں تقریریں کیں اور جامعہ کے مدیر حضرت مولانا محمد نواز صاحب کی طرف سے ایک وقیع خطبہ استقبالیہ پیش کیا گیا جس میں کہا گیا گزشتہ دہائیوں میں دشمن کے ساتھ اعصاب شکن جنگ جاری رہی اور اکابرین وفاق نے حوصلہ اور ہمت کے ساتھ مدارس کا تحفظ کیا۔ اس پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا اور خصوصاً مہمان خصوصی جناب قاری

صاحب کو ان کے نئے عہدے پر مبارک باد دی گئی اور ان کی انتھک محنت، شفاف کردار اور وفاق المدارس کی تنظیم نو پر انہیں داد تحسین دی گئی اور وفاق المدارس کی ترقی کے لئے چند تجاویز پیش کی گئیں۔

اس نمائندہ اجتماع کی جانب سے چند قراردادیں پیش کی گئیں:

(۱) آج کل یہ نمائندہ اجتماع، یورپین ممالک کی طرف سے انٹرنیٹ پر گستاخانہ خانوں کی اشاعت کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور ٹھوس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت پاکستان اس گستاخی کے مرتکب ممالک کی مصنوعات کا سرکاری سطح پر بائیکاٹ کرے۔

(۲) یہ اجتماع معزز علماء کرام و سوسوسائٹی کی ایک کثیر تعداد کی موجودگی میں وطن عزیز میں امن وامان کی بدترین صورت حال، ڈوبتی ہوئی معیشت، بڑھتی ہوئی قتل وغارت اور مختلف علاقوں میں علماء کرام کے خلاف ٹارگٹ کلنگ جیسے واقعات پر شدید اضطراب وتشویش کا اظہار کرتے ہوئے ارباب اقتدار سے جلد از جلد ان مسائل کے حل کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) بحیثیت مسلمان عربی ہماری مذہبی زبان ہے جس کے متعلق آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عرب سے تین وجہ سے محبت کرو، قرآن عربی میں ہے، جنت کی زبان عربی ہے اور میں خود عربی ہوں۔ لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سرکاری تعلیمی اداروں میں رائج نصاب تعلیم سے عربی کی لازمی حیثیت کو ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ اجتماع اس کو یکسر مسترد کرتے ہوئے حکومت سے دوٹوک الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس نظریاتی پستی سے نکلتے ہوئے عربی کو دوبارہ داخل نصاب کرے۔

اس کے بعد پروگرام کے مہمان خصوصی حضرت قاری صاحب کا تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ انتہائی مفصل اور مدلل بیان ہوا جس میں انہوں نے کہا کہ مدارس کا دہشت گردی اور انتہائی پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم دنیا کے الزامات سے نہیں ڈرتے۔ صرف دینی تعلیم کو فروغ دے رہے ہیں۔ علماء ملک کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں اور مدارس میں صرف جہاد کی تعلیم دی جاتی ہے، جہاد کی ٹریننگ نہیں دی جاتی، جہاد کی تربیت چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق کیانی دیتے ہیں۔ ہمیں فوج پر فخر ہے، فوج مجاہد ہے۔ آج جیسے فوج کو دہشتگرد نہیں کہا جا سکتا۔ ایسے ہی جہاد کی تعلیم دینے والے علماء کو بھی دہشتگرد نہیں کہا جا سکتا۔ پاکستان پر اگر برا وقت آیا تو مدارس کے علماء اور طلباء پچھلی صفوں میں نہیں بلکہ اگلی صفوں میں فوج کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ ہم ملک کے وارث ہیں اور ان لوگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے انگریز کے خلاف جدوجہد کی ہم انگریز کے بوٹ پالش کر کے جاگیر حاصل کرنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ ہم پاکستان سے محبت کرنے والے ہیں، مدارس کو دیکھے بغیر منفی پروپیگنڈہ اور میڈیا وار نہ کیا جائے۔ باطل شکست کھائے گا۔ فتح اسلام اور قرآن کی ہوگی۔ علماء کرام اور عوام الناس مدارس کے دفاع کو اپنی ذمہ داری سمجھیں۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ کے مہتمم مولانا محمد نواز صاحب نے کہا کہ دینی اداروں کی وجہ سے ہی مسلمانوں کا ایمان، اعمال اور اخلاق محفوظ ہیں۔ دینی اداروں کا تحفظ اللہ تعالیٰ ہی فرما رہے ہیں تاہم اسباب کے درجہ میں علماء اور عوام کا آپس میں ربط وجوڑ اس کا ذریعہ ہے۔ پورے ملک میں ہم اس کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ دشمنان اسلام کی جس قدر یلغار بڑھ رہی ہے اس قدر عوام کے جذبہ اور دین کے ساتھ وابستگی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ نائن الیون کے بعد دینی اداروں کے اضافہ کے ساتھ ساتھ طلباء کی تعداد میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے

مہمان خصوصی کے بیان میں سامعین ہمہ تن گوش بیٹھے ہوئے پوری توجہ سے بیان سنتے رہے۔ ان کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ بیان سن کر ان کے دل ودماغ اہل مغرب کی طرف سے پیدا کئے جانے والے تمام اشکالات ختم ہو چکے ہیں۔ اس فکر انگیز تقریب کا اختتام دار العلوم کبیر والا کے شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد صاحب کی دعا پر ہوا۔